حقیقتِ بیعت
ماخوذ از فتاویٰ افریقہ
تصنیف لطیف:۔
قدس سرہ العزیز
اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

حقیقتِ بیعت

ماخوذ از فتاویٰ افریقہ

تصنیف:۔ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

پیش کش:

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء

اگر زید کا پیر و مرشد نہ ہو تو وہ فلاح پائے گا یا نہیں اور اس کا پیر و مرشد شیطان ہو گا یا نہیں کیونکہ تمہارا رب عزوجل حکم فرماتا ہے:۔

وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ

اور ڈھونڈو اپنے رب کی طرف وسیلہ

الجواب

دونوں باتوں کا اثبات:۔

ہاں اولیائے کرام قدسنا اللہ باسرارھم کے ارشاد سے دونوں باتیں ثابت ہیں۔ اور عنقریب ہم ان دونوں کو قرآن عظیم سے استنباط کریں گے ایک یہ کہ بے پیر افلاح نہ پائے گا حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی قدس سرہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:۔

سمعت کثیراً من المشائخ یقولون من لم یر مفلحاً لا یفلح.

یعنی میں نے بہت اولیا کرام کو فرماتے سنا کہ جس نے کسی فلاح پائے ہوئے کی زیارت نہ کی وہ فلاح نہ پائے گا۔

دوسرے یہ کہ بے پیرے کا پیر شیطان ہے۔ عوارف شریف میں ہے۔

روی عن ابی زید انہ قال من لم یکن لہ استاذ فامامہ ' الشیطان.

یعنی سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ فرماتے

۱: امرادو دست قدرت ۲: یعنی ملائکہ ۳: یعنی شعلے سے

ہیں جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام شیطان ہے۔

رسالہ مبارکہ امام اجل ابوالقاسم قشیری میں ہے۔

یجب علی المرید ان یتادب بشیخ فان لم یکن له استاذ لا یفلح ابدا هذا ابو یزید یقول من لم یکن له استاذ فامامه الشیطان.

یعنی مرید پر واجب ہے کہ کسی پیر سے تربیت لے کہ بے پیرا کبھی فلاح نہ پائے گا۔ یہ ہیں ابو یزید کہ فرماتے ہیں کہ جس کو کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے۔

پھر فرمایا:۔

سمعت الاستاذ ابا علی الدقاق یقول الشجرة اذا نبتت بنفسها من غیر غارس فانها تورق ولکن لاتثمر کذالک المرید اذا لم یکن له استاذ یاخذ منه طریقته نفسا فنفسا فهو عابد هواه لایجد نفاذا.

یعنی میں نے حضرت ابوعلی دقاق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ کہ پیڑ جب بے کسی بونے والے کے آپ سے اگے تو پتے لاتا ہے، مگر پھل نہیں دیتا یونہی مرید کیلئے اگر کوئی پیر نہ ہو جس سے ایک ایک سانس پر رستہ سیکھے تو وہ اپنی خواہش نفس کا پجاری ہے راہ نہ پائے گا۔

حضرت سیدنا میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی "سبع سنابل" شریف میں فرماتے ہیں:۔

چو پیرت نیست پیر تست ابلیس
کہ راہ دین زدست از مکر وتلبیس

یہ مقام بہت تفصیل وتوضیح چاہتا ہے۔

فلاح کی اقسام

فاقول و باللہ التوفیق فلاح دو قسم کی ہے۔

اول :۔ انجام کار رستگاری :۔

انجام کار رستگاری اگر چہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لئے لازم اور کسی کی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جاننا بس ہے بلکہ ابتدائے اسلام میں کسی دور دراز پہاڑ یا گمنام ٹاپو کے رہنے والے غافل جن کو نبوت کی خبر ہی نہ پہنچی اور دنیا سے صرف توحید پر گئے بالاخران کے لئے بھی یہ فلاح ثابت۔

دلیل :۔

صحیح بخاری میں وصحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل محشر انبیاء سے مایوس پھر کر میرے حضور حاضر ہوں گے فرماؤں گا۔ انا لھا میں ہوں شفاعت کے لئے ، پھر اپنے رب سے اذن چاہوں گا، وہ مجھے اذن دے گا میں سجدے میں گروں گا ارشاد ہوگا

یامحمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع.

اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں جو بھر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو انہیں نکال کر میں دوبارہ حاضر ہوں گا سجدہ کروں گا وہی ارشاد ہوگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائے گا مانگو کہ دیا جائے گا شفاعت کرو کہ قبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے

رب میری امت میری امت فرمایا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو نکال لو میں انہیں نکال کر سہ بارہ حاضر ہو کر سجدہ کروں گا فرمائیگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہو منظور ہے جو مانگو عطا ہے شفاعت کرو مقبول ہے میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت ارشاد ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے کم سے کم تر ایمان ہو اسے نکال لو میں انہیں نکال کر چوتھی بار حاضر سجدہ ہوں گا ارشاد ہو گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ سنا جائے گا مانگو کہ دیا جائے گا شفاعت کرو کہ قبول کریں گے۔ میں عرض کروں الٰہی مجھے ان کے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے تجھے ایک جانا ہے۔ ارشاد ہو گا کہ یہ تمہارے سبب نہیں بلکہ مجھے اپنے عزت وجلال وکبریا وعظمت کی قسم ہر موحد کو اس سے نکال لوں گا۔

اقول:۔

یہ ان کے بارے میں رد شفاعت حضور نہیں بلکہ عین قبول ہے کہ حضور کے عرض کرنے پر ہی تو جہنم سے نکالے گئے۔ فقط یہ فرمایا گیا کہ ان کو رسالت سے توسل کا موقع نہ ملا۔ مجرد عقل جتنے ایمان کے لئے کافی تھی یعنی توحید اسی قدر رکھتے تھے۔

ثم اقول معنی حدیث کی یہ تقریر کہ ہم نے کی، اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اس حدیث صحیح کے معارض نہیں کہ فرمایا:۔

مازالت اتردوعلی ربی فلا اقوم فیه مقاما الا شفعت حتی اعطانی اللہ من ذالک ان قال ادخل امتک من خلق اللہ من اشهدان لا الٰه الا اللہ یوما واحد امخلصاو مات علی ذالک.

میں اپنے رب کے حضور آتا جاتا رہوں گا جس شفاعت کے لئے کھڑا ہوں گا قبول ہوگی یہاں تک کہ میرا رب فرمائیگا تمام مخلوق میں جتنی تمہاری امت ہے۔ ان میں جو توحید پر مرا ہو اسے جنت میں داخل کر دو۔

رواہ احمد بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ یہاں کلام امت میں ہے تو یہاں **لا الہ الا اللہ** سے پورا کلمہ مراد ہے جیسا کہ انہیں امام احمد و صحیح ابن حبان کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

شفاعتی لمن شھد ان لا الہ الا اللہ مخلصا و ان محمد رسول اللہ یصدق لسانہ و قبلہ لسانہ .

میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی توحید اور میری رسالت پر اخلاص سے گواہی دیتا ہو کہ زبان دل کے موافق ہو اور دل زبان کے۔

اللھم اشدو کفیٰ بک شھیدا انی اشھد بقلبی ولسانی انہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنیفا مخلصا وما انا من المشرکین والحمد للہ رب العلمین.

الٰہی گواہ ہو جا اور تیری گواہی کافی ہے کہ میں اپنے دل و زبان سے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں سب باطل دینوں سے کنارہ کرتا ہو خالص اسلام والا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔

دوم:

کامل رستگاری: ۔کامل رستگاری کہ بے سبقت عذاب دخول جنت ہو اس کے دو پہلو ہیں۔

اول: وقوع یہ مذہب اہلسنت میں محض مشیت الٰہی پر ہے جسے چاہے ایسی فلاح عنایت فرمائے اگرچہ لاکھوں کبائر کا مرتکب ہو اور چاہے تو ایک گناہ (اگرچہ وہ ایسا کریگا نہیں **لقولہ تعالیٰ ویجزی الذین**

احسنو بالحسنیٰ الذین یجتنبون کبر الا ثم و الفو احسن الا اللھم ان ربک واسع المغفرۃ وقولہ تعالیٰ ان تجتنبوا کبٰر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیٰتکم و ندخلکم مدخلا کریما وقولہ تعالیٰ ان الحسنٰت یذھبن السیٰت ذالک ذکری للذکرین) صغیرہ پر گرفت کرلے اگرچہ لاکھوں حسنات رکھتا ہو، یہ عدل ہے اور وہ فضل ۔یغفر لمن یشاو یعذب من یشا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بے گنتی اہل کبائر ایسی فلاح پائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

شفاعتی لاھل الکبائر من امتی

میری شفاعت میری امت سے کبیرہ گناہ والوں کے لئے ہے

رواہ (یہ حدیث احمد وابوداود وترمذی وابن حبان وحاکم وبیہقی نے انس بن مالک سے روایت کی اور بیہقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ترمذی وابن حبان وحاکم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن عباس سے اور خطیب نے کعب بن حجرہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے)

احمد و ابو داود والترمذی والنسائی و ابن حبان و الحاکم و البیھقی وصححہ عن انس بن مالک و الترمذی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم عن جابر بن عبد اللہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الخطیب عن کعب بن عجرۃ وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اجمعین

اور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

خیرت بین الشفاعۃ وبین ان ید خل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانھا اعم و اکفی ترونھا للمومنین المنفقین لا ولکنھا للمذنبین المتلوثین الخطائین .

مجھ سے میرے رب نے فرمایا تم کو اختیار ہے چاہے شفاعت لے لو چاہے یہ کہ تمہاری آدھی امت بلا عذاب جنت میں داخل ہو میں نے شفاعت اختیار فرمائی کہ وہ زیادہ عام اور زیادہ کافی ہے کیا اسے ستھرے مومنوں کے لئے سمجھتے ہو نہیں بلکہ وہ گنہگاروں آلودہ

روزگاروں سخت خطا کاروں کے لئے ہے۔ والحمدللہ رب العلمین

رواہ (یہ حدیث احمد نے بہ سند صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں بہ سند جید عبداللہ بن عمر سے روایت کی اور ان ابن ماجہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم سے) احمد بسند صحیح والطبرانی فی الکبیر باسناد جید عن ابن عمر وابن ماجۃ عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بلکہ وہ بھی ہونگے جن کے گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جائیں گے

قال اللہ تعالیٰ

فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ
وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْماً.

اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دلیل:۔

حدیث میں ہے ایک شخص روز قیامت حاضر کیا جائے گا ارشاد ہوگا اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کرو اور بڑے بڑے ظاہر نہ کرو اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں فلاں دن یہ کام کئے وہ مقر ہوگا اور اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ ارشاد ہوگا:

اعطوہ مکان کل سیئۃ حسنۃ
اسے ہر ایک گناہ کی جگہ نیکی دے دو

اب کہہ اٹھے گا الٰہی میرے اور بہت سے گناہ ہیں وہ تو گننے میں آئے ہی نہیں۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آس پاس کے دندان مبارک ظاہر ہوئے

رواہ (یہ حدیث ترمذی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی) الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ بالجملہ وقوع کے لئے سوا اسلام اور اللہ ورسول کی رحمت کے اور کوئی شرط نہیں۔ جل وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم

دوم: امید

یعنی انسان کے اعمال افعال اقوال احوال ایسے ہونا کہ اگر انہیں پر خاتمہ ہو تو کرم الٰہی سے امید واثق ہو کہ بلا عذاب داخل

جنت کیا جائے یہی وہ فلاح ہے جسکی تلاش کا حکم ہے کہ:۔

سابقوا الیٰ مغفرۃ من ربکم و جنۃ عرضھا کعرض السماء ولارض.

جلدی کرو اپنی رب کی مغفرت اور اس کی جنت کی طرف جس کی چوڑان آسمان وزمین کے پھیلاو کے مانند ہے۔

اس لئے کہ کسب انسانی اسی سے متعلق۔

امید کی مزید دو اقسام

(فلاح دوم)

فلاح ظاہر:۔

یہ پھر دو قسم اول فلاح ظاہر حاشا اس سے وہ مراد نہیں کہ نرے ظاہر داروں کو مطلوب جن کی نظر صرف اعمال جوارح پر مقصود، ظاہر احکام شرع سے آراستہ اور معاصی منزہ کر لیا اور متقی و مفلح بن گئے اگرچہ باطن ریا ۱ و عجب ۲ و حسد ۳ و کینہ ۴ و تکبر ۵ و حب مدح ۶ و حب جاہ ۷ و محبت دنیا ۸ و طلب شہرت ۹ و تعظیم ۱۰ امرا و تحقیر مساکین ۱۱ و اتباع شہوات ۱۲ و مداہنت ۱۳ و کفران نعم و حرص و بخل و طول امل و سوئے ظن و عناد حق و اصرار باطل و مکر و عذر و خیانت و غفلت و قسوت و طمع و تملق و اعتماد خلق و نسیاں خالق و نسیان موت و جرات علی اللہ و نفاق و اتباع شیطان و بندگی نفس و رغبت بطالت و کراہت عمل و قلت خشیت و جزع و عدم خشوع و غضب للنفس و تساہل فی اللہ وغیرہا مہلکات آفات سے گندہ ہو رہا ہے جیسے مزبلہ پر زربفت کا خیمہ اوپر زینت اور اندر نجاست پھر کیا۔ یہ باطنی خباثتیں ظاہری صلاح

قائم رہنے دیں گے حاشا معاملہ پڑنے دیجئے کونسی ناگفتی ہے کہ نہ کہیں گے کونسی ناکردانی ہے کہ اٹھا رکھیں گے اور پھر بدستور صالح۔

۱ ریا: ظاہرداری، دورنگی، زمانہ سازی، دل میں جو بات ہو اس کے خلاف کرنا لوگوں کو دیکھانے کے لئے

۲ عجب: غرور، تکبر، خودبین، اپنی بڑائی کا اظہار کرنا (کنایۃً تحریراً تقریراً)

۳ حسد: جلن، بدخواہی، کسی کا برا چاہنا، کسی کی نعمت کا زوال چاہنا

۴ کینہ: بغض، دشمنی، عداوت، پوشیدہ دشمنی، کسی کے بارے دل میں نجار رکھنا

۵ تکبر: غرور، اپنے کو دوسروں کی نسبت بڑا سمجھنا

۶ حب مدح: تعریف پسندی، ستائش پسندی، اپنی تعریف پسند کرنا

۷ حب جاہ: مقام و مرتبہ پسندی، اپنی شان و شوکت کو پسند کرنا اور اس کے حصول کی آرزو کرنا

۸ محبت دنیا: دنیا کی چاہت، دین کے مقابل دنیا کو ترجیح دینا، دنیوی ساز و سامان میں دلچسپی لینا

۹ طلب شہرت: لوگوں میں اپنی شہرت اور چرچے کی آرزو کرنا، اپنے تعارف و پہچان کی تمنا کرنا

۱۰ تعظیم امراء: امیر لوگوں کی ان کی امارت کے باعث عزت تعظیم کرنا

۱۱ تحقیر مساکین: غریب لوگوں کو ان کی غربت و مفلسی کی وجہ سے حقیر جاننا، نفرت کرنا

۱۲ اتباع شہوات: نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا

۱۳ مداہنت: چرب زبانی۔ دورخی، دینی کاموں میں سستی سے کام لینا

۱۴ کفران نعم: احسانات کا بھول جانا ------ کفران نعم: نعمتوں کی ناشکری کرنا، نمک حرامی، احسان فراموشی

۱۵ حرص: لالچ، طمع، ہوس، آرزو

۱۶ بخل: کنجوسی، تنگ دلی

۱۷ طول امل: لمبی لمبی خواہشیں اور امیدیں دل میں رکھنا

۱۸ سوء ظن: بدگمانی، بدظنی، کسی کے بارے میں برا خیال کرنا

۱۹۔عنادِ حق: حق سے بیر، سچائی کے خلاف، ضد اور ہٹ دھرمی۔حق سے دشمنی

۲۰۔نسیانِ موت وجرات علی اللہ: موت کو بھول جانا اور اللہ کے معاملات میں جری اور بے حیا ہوجانا

۲۱۔نفاق: دورخی، دورنگی، ظاہر وباطن کا تضاد

۲۲۔اتباعِ شیطان: شیطان کی فرمانبرداری کرنا، شرع کے واضح احکام کی مخالفت شیطان کی پیروی ہے

۲۳۔بندگیٔ نفس: نفس کی عبادت واطاعت گزاری

۲۴۔رغبت بطالت: بیکار کاموں اور بیہودہ باتوں میں دل لگانا

۲۵۔کراہت عمل: کسی نیک کام میں بیزاری اور نفرت محسوس کرنا، کسی جائز کام کو عدم توجہ اور بوجھ سمجھ کر کرنا

۲۶۔جزع: گھبراہٹ و بے صبری

۲۷۔قلت خشیت: خوف الٰہی کی کمی، اللہ سے ڈرنے اور ڈرانے کی کمی، برے عقائد واعمال میں رغبت ولگن خوف الٰہی پر دلالت کرتی ہے۔

۲۸۔عدم خشوع: دل میں عاجزی وفروتنی کا نہ ہونا، قلبی رقت کا نہ ہونا۔

۲۹۔غضب للنفس: نفس کے لئے ناراض ہونا، اپنی ذات کے لیے غضب ناک ہونا۔

۳۰۔اصرار باطل: ناحق شے پر ضد کرنا، غلط بات پر اصرار کرنا۔

۳۱۔مکر: دھوکہ، فریب، جھانسہ، عیاری، شعبدہ بازی، چالاکی۔

۳۲۔عذر: بہانہ، حیلہ۔

۳۳۔خیانت: امانت میں تصرف کرنا، امانت میں چوری کرنا، قانون کی خلاف ورزی۔

۳۴۔غفلت: بے پرواہی، بھول چوک، کوتاہی۔

۳۵۔قسوت: سخت دل ہونا سیاہ دل ہونا، بے رحم دل ہونا۔

۳۶۔طمع: لالچ، ناممکن بات کی آرزو، طمع کے تین حروف ہیں اور تینوں نقطوں سے خالی ہیں، لالچ سے آدمی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۳۷۔ تملق: خوشامد چاپلوسی، جھوٹی تعریفیں کرنا، میٹھی باتوں میں تعریف کرنا۔

۳۸۔ اعتمادِ خلق: مخلوق پر بھروسہ کرنا تکیہ کرنا۔

۳۹۔ نسیانِ خلق: خالق کو بھول جانا، مالک کو یاد نہ رکھنا۔

۴۰۔ تساھل فی اللہ: اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں سستی کرنا، حقوق الٰہی کی بجا آوری میں تساہل کرنا، اللہ کی راہ میں غفلت اور عدم توجہی کا مظاہرہ کرنا۔

آج کل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے:۔

عوام کی کیا گنتی آج کل بہت علمائے ظاہر اگر متقی ہیں بھی تو اسی قسم کے **الا من شاء اللہ و قلیل ماھم** میں اسے زیادہ مشرح کرتا مگر کیا فائدہ کہ حق تلخ ہوتا ہے اس سے نفع پانا اور اپنی اصلاح کی طرف آنا درکنار بتانے والے کے الٹے دشمن ہو جاتے ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ ہزار اف اس نام علم پر کہ آجکل بہت بیدین مرتدین اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب میں کیسی کیسی سخت گالیاں بکتے لکھتے چھاپتے ہیں ان سے کان پر جونہ رینگے کہیں بے پرواہی کہیں آرام خواہی کہیں نیچری تہذیب کہیں صلح کل تخریب کہیں ملاقات کا پاس کہیں اس کا ہراس کہ ان مرتدوں کا رد کریں مسلمانوں کا ان کا کفر بتائیں تو یہ سر ہو جائیں گے اخباروں اشتہاروں میں ہماری مذمتیں گائیں گے ہزاروں جھوٹے بہتان لگائیں گے کون اپنی عافیت تنگ کرے ان ناپاک وجوہ کے باعث وہاں خموشی اور خود ان سے اعمال میں خطا بلکہ عقائد میں غلطی ہوا سے کوئی بتائے تو اب نہ وہ تہذیب نہ آرام طلبی نہ بے پرواہی نہ سلامت روی بلکہ جامے سے باہر ہو کر جس طرح بنے اس کی عداوت میں گرمجوشی حق کا جواب نہ بن آئے تو عناد و مکابرہ (مکابرہ : بحث کر کے کسی پر اپنی بزرگی ثابت کرنا) سے کام لینا حتیٰ کہ کتابوں کی عبارتیں گھڑ لیں، جھوٹے حوالے دل سے تراش لیں کہ کہیں اپنی ہی ذات بالا رہے عوام کے سامنے شیخی کرکری (شیخی: کرکری ہونا گھمنڈ، بات بگڑنا) نہ ہو یا وہ جو وعظ وغیرہ کے ذریعہ سے مل رہتا ہے۔

اس میں کھنڈت نہ پڑے کیا اسی کا نام تقویٰ ہے۔ حاش للہ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدگوئیوں کے مقابل وہ خواب خرگوش اور اپنے نفس کے لئے بے جا حمایت میں جوش و خروش ت تو یہ کہتا ہے کہ اللہ

اور رسول کی عظمت سے اپنے نفس کی عظمت دل میں سوا ہے اب اسے کیا کہیے سوا اس کے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بالجملہ اس صورت کو فلاح سے علاقہ نہیں صاف ہلاک ہے بلکہ فلاح ظاہر یہ کہ دل وبدن دونوں پر جتنے احکام الٰہیہ ہیں سب بجالائے نہ کسی کبیرہ کا ارتکاب کرے نہ کسی صغیرہ پر مصرر رہے۔

نفس کے خصائل ذمیمہ اگر دفع نہ ہوں تو معطل رہیں ان پر کاربند نہ ہو مثلاً دل میں بخل ہے تو نفس پر جبر کرکے ہاتھ کشادہ رکھے حسد ہے تو محسود کی برائی نہ چاہے وعلیٰ ہذا القیاس کہ یہ جہاد اکبر ہے اور اس کے بعد مواخذہ نہیں بلکہ اجر عظیم ہے حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثلاث لم تسلم منها هذه الامة الحسد والظن والطيرة الا انبئكم بالمخرج منها اذا ظننت فلا تحقق واذا حسدت فلا تبغ واذ تطيرت فامض.

تین خصلتیں اس امت سے نہ چھوٹیں گی حسد اور بدگمانی اور بدشگون۔ کیا میں تمہیں ان کا علاج بتادوں بدگمانی آئے تو اس پر کاربند نہ ہو اور حسد آئے تو محسود پر زیادتی نہ کرو اور بدشگونی کے باعث کام سے رک نہ رہو۔

رواه رستة فی كتاب الايمان عن الامام الحسن البصری مرسلا و وصله ابن عدی عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم بلفظ اذا حسدتم فلا تبغوا واذاظننتم فلا تحققوا واذا تطيرتم فامضوا وعلی الله فتوكلوا.

یہ فلاح تقویٰ ہے اس سے آدمی سچا متقی ہوجاتا ہے ہم نے اسے فلاح ظاہر بایں معنے کہا کہ اس میں جو

کچھ کرنا نہ کرنا ہے اس کے احکام ظاہر و واضح ہو چکے ہیں قد تبین الرشد من الغی ۔

(ظاہری و باطنی رزائل سے خالی)

فلاحِ باطن:۔

دوم فلاح باطنی کہ قلب و قالب رذائل سے متخلّی خالی اور فضائل سے متجلی کر کے بقایائے شرک خفی دل سے دور کئے جائیں یہاں تک کہ **لا مقصود الا اللہ** (کوئی مقصود نہیں سوائے اللہ کے) پھر آراستہ **لا مشھود الا اللہ** (کوئی نظر نہیں سوائے اللہ کے) پھر **لا موجود الا اللہ** (کوئی وجود ذاتی نہیں رکھتا سوا اللہ کے) متجلی ہو۔یعنی اولاً ارادہ غیر سے خالی ہو پھر غیر نظر سے معدوم ہو پھر حق حقیقت جلوہ فرمائے کہ وجود اسی کے لئے باقی سب ظلال و پرتو یہ منتہائے فلاح و فلاح احسان ہے فلاح تقویٰ میں تو عذاب سے دوری اور جنت کا چین تھا کہ **فمن زحزج عن النار وا دخل الجنة فقد فاز** جو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ ضرور فلاح کو پہنچا اور فلاح احسان اس سے اعظم ہے کہ عذاب کا کیا ذکر کسی قسم کا اندیشہ و غم بھی ان کے پاس نہیں آتا **الا ان اولیا اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون** بہر حال اس فلاح کے لئے ضرور پیر و مرشد کی حاجت ہے چاہے قسم اول کی ہو یا دوم کی۔

اقسام مرشد اور اسکی شرائط

اقول اب مرشد بھی دو قسم ہے۔

اول:۔

عام کہ کلام اللہ و کلام الرسول و کلام ائمہ شریعت و طریقت و کلا معلمائے دین اہل رشد و ہدایت ہے اسی سلسلہ صحیحہ پر کہ عوام کا ہادی اکلام علما،علما کا رہنما،کلام ائمہ،ائمہ کا مرشد،کلام رسول،رسول کا پیشوا کلام،کلام اللہ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔فلاح ظاہر ہو خواہ باطن اسے اس مرشد سے چارہ نہیں جو اس سے جدا ہے بلا شبہ کافر ہے یا گمراہ اور اس کی عبادت برباد و تباہ۔

دوم:۔

خاص کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد خاص جسے پیرو شیخ کہتے ہیں پھر دو قسم ہے۔

شیخ اتصال:۔

اول شیخ اتصال (جو اللہ سے واصل ہو) یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو جائے اس کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(1) شیخ کا سلسلہ باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہو۔ بیچ میں منقطع نہ ہو کہ منقطع کے ذریعہ سے اتصال ناممکن۔ بعض لوگ بلا بیعت محض بزعم وراثت اپنے باپ دادا کے سجادے پر بیٹھ جاتے ہیں یا بیعت کی تھی مگر خلافت نہ ملی تھی بلا اذن مرید کرنا شروع کر دیتے ہیں یا سلسلہ ہی وہ ہو کہ قطع کر دیا گیا اس میں فیض نہ رکھا یا لوگ براہ ہوس اس میں اذن وخلافت دیتے چلے آتے ہیں یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے ان صورتوں میں اس بیعت سے ہرگز اتصال حاصل نہ ہو گا بیل سے دودھ یا بانجھ سے بچہ مانگنے کی مت جدا ہے

(2) شیخ سنی صحیح العقیدہ ہو بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک۔ آج کل بہت کھلے ہوئے بددینوں بلکہ بے دینوں حتیٰ کہ وہابیہ نے کہ سرے سے منکر و دشمن اولیاء ہیں مکاری کے لئے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے، ہوشیار خبردار احتیاط احتیاط ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

(3) عالم ہو اقول علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی اور لازم کہ عقائد اہلسنت سے پورا واقف، کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں کل ہو جائے گا۔

من لم یعرف الشر فیوما یقع فیہ

جو شر سے آگاہ نہیں ایک دن اس میں پڑ جائے گا۔

صدہا کلمات وحرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور جاہل براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے اور اگر کوئی خبر دے تو ایک سلیم الطبع جاہل ڈر بھی جائے توبہ بھی کرلے مگر وہ سجادہ مشیخیت پر ہادی ومرشد بنے بیٹھے ہیں ان کی عظمت کہ خود ان کے قلوب میں ہے کب قبول کرنے دے۔

واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم

اور جب اس سے کہا جائے اللہ سے ڈرو تو اسے اور ضد چڑھتی ہے گناہ کی۔

اور اگر ایسے ہی حق پرست ہوئے اور مانا تو کتنا اتنا کہ آپ توبہ کرلیں گے قول وفعل کفر سے جو بیعت فسخ ہوگئی اب کسی کے ہاتھ پر بیعت کریں اور شجرہ اس جدید شیخ کے نام سے دیں اگرچہ شیخ اول ہی کا خلیفہ ہو یہ ان کا نفس کیونکر گوارا کرے نہ اسی پر راضی ہونگے کہ آج سے سلسلہ بند کریں مرید کرنا چھوڑ دیں لاجرم وہی سلسلہ کہ ٹوٹ چکا جاری رکھیں لہذا عالم عقائد ہونا لازم۔

(4) فاسق معلن نہ ہو، اقول اس شرط پر حصول اتصال کا توقف نہیں کہ مجرد فسق باعث فسخ نہیں مگر پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی توہین واجب دونوں کا اجتماع باطل۔ تبیین الحقائق امام زیلعی وغیرہ میں دربارہ فاسق ہے۔

فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ و قدو جب علھیم اھانتہ شرعاً

اسے امامت کے لئے آگے کرتے ہیں اس کی تعظیم ہے اور شرع میں تو اس کی توہین واجب ہے۔

دوم شیخ ایصال:۔ (جو اللہ سے وصل کرانے کی صلاحیت رکھتا ہو)

کہ شرائط مذکورہ کے ساتھ مفاسد نفس ومکائد شیطان ومصائد ہوا سے آگاہ ہو دوسرے کی تربیت جانتا

اور اپنے متوسل پر شفقت تامہ رکھتا ہو کہ اس کے عیوب پر اسے مطلع کرے ان کا علاج بتائے جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے نہ محض سالک ہو نہ نرا مجذوب عوارف شریف میں فرمایا کہ یہ دونوں قابل پیری نہیں۔

اقول اس لئے کہ اول خود ہنوز راہ میں ہے اور دوسرا طریق تربیت سے غافل بلکہ مجذوب سالک ہو یا سالک مجذوب اور اول اولیٰ ہے۔اقول اس لئے کہ وہ مراد ہے اور یہ مرید۔

بیعت، اقسام اور فوائد و برکات

پھر بیعت بھی دو قسم کی ہے۔

بیعت برکت:۔

اول بیعت برکت کہ صرف تبرک کے لئے داخل سلسلہ ہو جانا آجکل عام بیعتیں یہی ہیں وہ بھی نیک نیتوں کی ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اغراض فاسدہ کے لئے ہوتی ہے وہ خارج از بحث ہیں اس بیعت کے لئے شیخ اتصال کہ شرائط اربع کا جامع ہو۔بس ہے اقول بیکار یہ بھی نہیں مفید اور بہت مفید اور دنیا و آخرت میں بکار آمد ہے محبوبان خدا کے غلاموں کے دفتر میں نام لکھ جانا ان سے سلسلہ متصل ہو جانا فی نفسہٖ سعادت ہے۔

اولاً ان کے خاص غلاموں سالکان راہ سے اس امر میں مشابہت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من تشبہ بقوم فھو منھم

جو جس قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے

سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ عنہ عوارف المعارف شریف میں فرماتے ہیں:

واعلم ان الخرقة خرقتان خرقة الا رادة وخرقة التبرک

والاصل الذی قصده المشائخ للمریدین خرقةالارادة

وخرقة التبرک تشبه بخرقة الا رادة للمریدالحقیقی

وخرقة التبرک و للمتشبه ومن تشبه بقوم فهو منهم

ثانیاً

واضح ہو کہ خرقے دو ہیں خرقہ ارادت وخرقہ تبرک مشائخ کا مریدوں سے اصلی مطلوب خرقہ ارادت ہے خرقہ تبرک اس سے مشابہت ہے تو حقیقی مرید کے لئے خرقہ ارادت ہے اور مشابہت چاہنے والے کے لئے خرقہ تبرک اور جو کسی قوم سے مشابہت چاہے وہ انہیں میں سے ہے۔

ان غلامان خاص کے ساتھ ایک سلک میں منسلک ہونا ع

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس ست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کا رب عزوجل فرماتا ہے۔

هم القوم لا یشقیٰ بهم جلیسهم

وہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا

ثالثاً محبوبان خدا سایہ رحمت رکھتے ہیں وہ اپنا نام لینے والے کو اپنا کر لیتے ہیں اور اس پر نظر رحمت رکھتے ہیں امام یکتا سیدی ابوالحسن نور الملۃ والدین قدس سرہ بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کہ اگر کوئی شخص حضور کا نام لیوا ہوا اور اس نے نہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ہو نہ حضور کا خرقہ پہنا ہو، کیا وہ حضور کے مریدوں میں شامل ہوگا فرمایا۔

من انتمے الی و تسمی لی قبله الله تعالیٰ وتاب علیه ان کان علی سبیل مکروه وهو من جملة اصحابی وان ربی عزوجل وعدنی ان یدخل اصحابی واهل مذهبی وکل محب لی الجنة .

جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے غلاموں کے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمائے گا اور اگر وہ کسی نا پسندیدہ راہ پر ہو تو بہ دے گا اور وہ میرے مریدوں کے زمرے میں ہے اور بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مریدوں اور ہم مذہبوں اور میرے ہر چاہنے والے کو جنت میں داخل فرمائے گا والحمدللہ رب العلمین۔

بیعت ارادت:۔

دویم:۔ بیعت ارادت کے اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہو کر اپنے آپ کو شیخ مرشد ہادی برحق واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے اسے مطلقاً اپنا حاکم ومالک ومتصرف جانے اس کے چلانے پر راہ سلوک چلے، کوئی قدم بے اس کی مرضی کے نہ رکھے اس کے لئے اس کے بعض احکام یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگراس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں انہیں افعال خضر علیہ السلام کے مثل سمجھے، اپنی عقل کا قصور جانے اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے، غرض اس کے ہاتھ میں مردہ بدست ہو زندہ ہو کر رہے یہ بیعت سالکین ہے اور یہی مقصود مشائخ مرشدین ہے یہی اللہ عزوجل تک پہنچاتی ہے یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ سے لی ہے جیسے سیدنا عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

بالعینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسرو الیسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الا مراھلہ .

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کی کہ ہر آسانی دشواری ہر خوشی وناگواری میں حکم سنیں گے اور اطاعت کریں گے اور

صاحب حکم کے کسی حکم میں چون چرا نہ کریں گے۔

شیخ ہادی کا حکم رسول اللہ کا حکم ہے اور رسول کا حکم اللہ کا حکم ہے میں مجال دم زدن نہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وما کان لمو من ولا مومنة اذا قضے اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھمالخیرہ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ لہ فقد ضل ضلالا مبیناہ .

کسی مسلمان عورت مرد کو نہیں پہنچتا کہ جب اللہ اور رسول کسی معاملہ میں کچھ فرمادیں پھر انہیں اپنے کام کا کوئی اختیار رہے اور جو اللہ و رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلا گمراہ ہوا۔

عوارف شریف میں ارشاد فرمایا۔

دخولة فی حکم الشیخ دخولہ فی حکم اللہ و رسولہ واحیاء سنة المبایعة.

شیخ کے زیر حکم ہونا اللہ اور اس کے رسول کے زیر حکم ہونا اور اس کی بیعت کی سنت کا زندہ کرنا۔

نیز فرمایا:۔

ولا یکون ھذا الا لمرید حصر نفسہ مع الشیخ وانسلخ من ارادة نفسہ و فنی فی الشیخ یترک اختیار نفسہ .

یہ نہیں ہوتا مگر اس مرید کے لئے جس نے اپنی جان کو شیخ کی قید میں کردیا اور اپنے ارادہ سے بالکل باہر آیا اپنا اختیار چھوڑ کر شیخ میں فنا ہو گیا۔

پھر فرمایا:۔

ویحذر الاعتراض علی الشیوخ فانہ السم القاتل للمریدین وقل ان یکون مرید یعترض علی الشیخ بباطنہ فیفلح ویذکر المرید فی کل اشکل علیہ من تصاریف الشیخ قصۃ الخضر علیہ السلام کیف کان یصدر عن الخضر تصاریف ینکرھا موسیٰ ثم لما کشف عن معنا ھا بان وجہ الصواب فی ذٰلک فکھذا ینبغی للمرید ان یعلم ان کل تصرف اشکل علیہ من الشیخ عند الشیخ فیہ بیان و برھان للصحۃ

پیروں پر اعتراض سے بچے کہ یہ مریدوں کے لئے زہر قاتل ہے کہ کوئی مرید ہوگا جو اپنے دل میں شیخ پر اعتراض کرے پھر فلاح پائے شیخ کے تصرفات سے جو کچھ اسے صحیح نہ معلوم ہوتے ہوں ان میں خضر علیہ السلام کے واقعات یاد کرے کیونکہ ان سے وہ باتیں صادر ہوتی تھیں بظاہر جن پر سخت اعتراض تھا (جیسے مسکینوں کی کشتی میں سوراخ کر دینا بیگناہ بچے کو قتل کر دینا) پھر جب وہ اس کی وجہ بتاتے تھے ظاہر ہو جاتا تھا کہ حق یہی تھا جو انہوں نے کیا یونہی مرید کو یقین رکھنا چاہیے کہ شیخ کا جو فعل مجھے صحیح نہیں معلوم ہوتا شیخ کے پاس اس کی صحت پر دلیل قطعی ہے۔

امام ابوالقاسم قشیری رسالہ میں فرماتے ہیں میں نے جب حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمٰی کو فرماتے سنا کہ ان سے ان کے شیخ حضرت ابوسہل صعلوکی نے فرمایا:۔

من قال لاستاذہ لم لا یفلح ابدا

جو اپنے پیر سے کسی بات میں کیوں کہے گا کبھی فلاح نہ پائے گا

نسـال اللہ الـعـفـو والـعـافیۃ

جب یہ اقسام معلوم ہو لئے اب حکم مسئلہ کی طرف چلئے۔

مرشد عام کی اہمیت اور اس سے جدائی کے اسباب

مطلق فلاح کے لئے مرشد عام کی قطعاً ضرورت ہے فلاح تقویٰ ہو یا فلاح احسان اس مرشد سے جدا ہو کر ہر گز نہیں مل سکتی اگر چہ مرشد خاص رکھتا بلکہ خود مرشد خاص بنتا ہو اقول پھر اس سے جدائی دو طرح کی ہے۔

اعمال شرعیہ کی عدم پیروی کے باعث:۔

اول صرف عمل میں جیسے کسی کبیر کا مرتکب یا صغیرے کا پر مصر اور اس سے بدتر ہے وہ جاہل کہ علماء کی طرف رجوع ہی نے لائے اور اس سے بدتر وہ کہ باوصف جہل ذی رائے بنے۔ احکام علما میں اپنی رائے کو دخل دے یا حکم کے خلاف اپنے یہاں کے باطل رواج پر اڑے اور حدیث وفقہ سے بتا دیا جائے کہ یہ رواج بے اصل ہے جب بھی اسی کو حق کہے۔ بہر حال یہ لوگ فلاح پر نہیں اور بعض بعض سے زائد ہلاک میں ہیں مگر صرف ترک عمل کے سبب نہ بے پیرا ہوا نہ اس کا پیر شیطان جبکہ اولیا اور علمائے دین کا سچے دل سے معتقد ہو اگر چہ شامت نفس نافرمانی پر لائے کہ بیعت جس طرح باعتبار پیر خاص دو قسم تھی یونہی باعتبار مرشد بھی۔ اگر اس کے حکم پر چلتا ہے بیعت ارادت رکھتا ہے ورنہ بیعت برکت سے خالی نہیں کہ ایمان واعتقاد تو ہے تو گنہگار سنی اگر کسی پیر جامع شرائط اربع کا مرید ہے فبہا ورنہ بوجہ حسن اعتقاد مرشد عام کے منتسبون میں ہے اگر چہ نافرمانی کے باعث فلاح پر نہیں۔

عقائد اسلامی واعمال شرعی کی مخالفت کے باعث:۔

دوم منکر ہو کر جدائی مثلاً

1۔ وہ ابلیسی مسخرے کہ علمائے دین پر ہنستے اور ان کے احکام کو لغو سمجھتے ہیں انہیں میں ہیں وہ جھوٹے مدعیان فقر جو کہتے ہیں کہ عالموں فقیروں کی سدا سے ہوتی آئی ہے یہاں تک کہ بعض خبیثوں صاحب سجادہ بلکہ

قطب وقت بننے والوں کو یہ لفظ کہتے سنے گئے کہ عالم کون ہے سب پنڈت ہیں عالم تو وہ ہے جو انبیائے بنی اسرائیل کے سے معجزے دکھائے۔

2۔وہ دہریے ملحد فقیر وولی بننے والے جو کہتے ہیں شریعت راستہ ہے ہم تو پہنچ گئے ہمیں راستے سے کیا کام۔ان خبیثوں کا رد ہمارے رسالہ''مقال عرفا باعزاز شرع و علماء''میں ہے امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مبارک میں فرماتے ہیں:

ابو علی الروزباری بغدادی اقام بمصروما ت بھاسنۃ اثنتین و عشرین و ثلثمائۃ صحب الجنید والنوری اظرف المشائخ واعلمھم بالطریقۃ سئل عمن یستمع الملاھی ویقول ھی لی حلال لانی وصلت الی درجۃ لا تو ثر فی اختلاف الا حوال فقال نعم قد وصل ولکن سقر

یعنی سیدی ابوعلی روز باری رضی اللہ عنہ بغدادی ہیں۔مصر میں اقامت فرمائی اور اسی میں ۳۲۲ میں وفات پائی سید الطائفہ جنید و حضرت ابوالحسن احمد نوری رضی اللہ عنہ کے اصحاب سے ہیں مشائخ میں ان سے زیادہ علم طریقت کسی کو نہ تھا اس جناب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا کہ احوال کا اختلاف مجھ پر کچھ اثر نہیں ڈالتا فرمایا ہاں پہنچا تو ضرور مگر کہاں جہنم تک۔

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر میں فرماتے ہیں حضور سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ کہتے ہیں۔

ان التکالیف کانت وسلیة الی الوصول وقد و صلنا

شریعت کے احکام تو وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے۔

فرمایا:۔

صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذالک

وہ سچ کہتے ہیں واصل تو ضرور ہوئے مگر جہنم تک چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں۔

وہ جاہل اجہل یا ضال اضل:۔

اضل کہ بے پڑھے یا چند کتابیں پڑھ کر بزعم خود عالم بن کر ائمہ سے بے نیاز ہو بیٹھے جیسا کہ قرآن و حدیث ابوحنیفہ و شافعی سمجھتے تھے ان کے زعم میں یہ بھی سمجھتے ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر کہ انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف حکم دیے یہ ان کی غلطیاں نکال رہے ہیں یہ گمراہ بددین غیر مقلدین ہوئے۔

اس سے بدتر وہابیت کی اصل علت کہ تقویت الایمان پر سر منڈا بیٹھے اس کے مقابل قرآن وحدیث پس پشت پھینک دیئے اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس ناپاک کتاب کے طور پر مشرک ٹھہریں اور یہ اللہ و رسول ﷺ کو پیٹھ دے کر اسی کے مسائل پر ایمان لائیں۔

ان سے بدتر ان میں دیوبندی کہ انہوں نے گنگوہی نانوتوی تھانوی اپنے احبار و رہبان کے کفر کو اسلام بنانے کے لئے اللہ و رسول ﷺ کو سخت سخت گالیاں قبول کیں۔

قادیانی	نیچری	چکڑالوی
روافض	خوارج	نواصب

معتزلہ بالجملہ جملہ مرتدین یا ضالین معاندین دین کہ سب مرشد عام (یعنی قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ، ائمہ مجتہدین، اقوال ائمہ، اقوال علماء) کے مخالف و منکر ہیں یہ اشد ہالک ہیں اور ان سب کا پیر یقیناً شیطان

۔اگرچہ بظاہر کسی کی بیعت کا نام لیں بلکہ خود پیر وولی وقطب بنیں قال اللہ تعالیٰ:

استحوذ علیھم الشیطان فانسھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون ۔
شیطان نے انہیں اپنے گھیرے میں لے کر اللہ کی یاد بھلا دی وہی شیطان کے گروہ ہیں سنتا ہے شیطان ہی کے گروہ زیاں کار ہیں والعیاذ باللہ رب العلمین ۔

فلاح تقویٰ

کیا بے پیر کا پیر شیطان ہے؟ کیا بے پیر فلاح نہ پائے گا؟

فلاح تقویٰ اقول (اقول میں کہتا ہوں) اس کے لئے مرشد خاص کی ضرورت بایں معنیٰ نہیں کہ بے اس کے یہ فلاح مل ہی نہ سکے یہ جیسا کہ اوپر گزرا۔فلاح ظاہر ہے اس کے احکام واضح ہیں آدمی اپنے علم سے یا علماء سے پوچھ پوچھ کر متقی بن سکتا ہے اعمال قلب میں اگرچہ بعض دقائق ہیں مگر محدود اور کتب ائمہ مثل امام ابوطالب مکی و امام حجۃ اسلام غزالی وغیرہما میں مشروح تو بے بیعت خاص بھی اس کی راہ کشادہ اور اس کا دروازہ مفتوح یہ جبکہ اسی قدر پر اقتصار کرے تو ہم اوپر بیان کر آئے کہ غیر متقی سنی بھی بے پیرا نہیں، متقی کیونکر بے پیرا یا معاذ اللہ مرید شیطان ہوسکتا ہے اگرچہ کسی خاص کے ہاتھ پر بیعت نہ کی ہو کہ یہ جس کی راہ میں ہے اس میں مرشد عام کے سوا مرشد خاص کی ضرورت ہی نہیں تو جتنا پیرا سے درکار ہے حاصل ہے تو اولیا کا قول دوم کہ جس کے لئے شیخ نہیں اس کا شیخ شیطان ہے اس سے متعلق نہیں ہوسکتا اور قول اول کہ بے پیرا فلاح نہیں پائے گا تو بداھۃً اس پر صادق نہیں فلاح تقویٰ بلاشبہ فلاح ہے اگرچہ فلاح احسان اس سے اعظم واجل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

ان تجتنبوا کبٰئر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیاتکم وند خلکم مد خلا کریما ٥

اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچے تو ہم تمہاری برائیاں مٹا دیں گے اور
تمہیں عزت والے مکان میں داخل فرمائیں گے یہ بلاشبہ فوز عظیم
ہے۔

مولا تعالیٰ نے اہل تقویٰ اور اہل احسان دونوں کے لئے اپنی معیت ارشاد فرمائی:۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون o

بے شک اللہ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان کے جو اہل احسان ہے

یہ کیسا فضل عظیم ہے اور فلاح کے لئے کیا چاہیے

اقول بات یہ ہے کہ تقویٰ عموماً ہر مسلمان پر فرض عین ہے اور اس فلاح یعنی عذاب سے رستگاری کے لئے بفضل الٰہی حسب وعدہ صادقہ کافی وافی احسان یعنی سلوک راہ ولایت اعلیٰ درجہ کا مطلوب و محبوب ہے مگر اس کی طرح فرض نہیں ورنہ اولیا کے سوا ہر دورہ میں صرف ایک لاکھ چوبیں ہزار ہوتے ہیں باقی کروڑ ہا کروڑ مسلمان ہزار ہا علما و صلحا سب معاذ اللہ تارک فرض وفساق ہوں، اولیا نے بھی کبھی اس راہ کی عام دعوت نہ دی کروڑوں میں معدود سے چند کو اس پر چلایا اور اس کے طالبوں میں سے بھی بہتیرا اس بار کے قابل نہ پایا واپس فرمایا۔۔۔۔فرض سے واپس کرنا کیونکر ممکن تھا۔

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لا یکلف اللہ نفسا الاما اتٰھا

اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی طاقت بھر۔ اللہ کسی کو تکلیف
نہیں دیتا مگر اتنے جو اسے دیا جائے۔

عوارف شریف میں ہے۔

اما خرقۃ التبرک یطلبھا من مقصودہ التبرک بزی
القوم و مثل ھذ الا یطالب بشرائط الصحبۃ بل یو صی
بلزوم حدود الشرع و مخالطۃ ھذہٖ الطائفۃ لیعود علیہ

بـر کتهـم ويتـادب بـاٰدابهم فسوف يرقيه ذلک الى الا هـلية لـخـرقتة الا رادة فعلى هذا خرقة التبرک مبذولة لـکـل طـالـب و خـرقة الا رادة ممنوعة الا من الصادق الراغب.

یعنی خرقہ تبرک ہر ایک کو دیا جا سکتا ہے اور خرقہ اسی کو دیا جائے گا جو اس کا اہل ہونا اہل سے اس راہ کے شرائط کا مطالبہ نہ کریں گے۔صرف اتنا کہیں گے کہ شریعت کا پابند رہ اور اولیا کی صحبت اختیار کر کہ شاید اس کی برکت اسے خرقہ ارادت کا اہل کر دے۔تو ظاہر ہوا کہ اس کا ترک نافی فلاح نہیں نہ کہ معاذ اللہ مرید شیطان کر دے۔

اکابر علما و ائمہ میں ہزار ہا وہ گزرے جن سے یہ بیعت خاصہ ثابت نہیں یا کی تو آخر عمر میں بعد حصول مرتبہ امامت اور وہ بھی بیعت برکت جیسے امام ابن حجر عسقلانی نے سیدی مدین قدس سرہ کے دست مبارک پر اقول ہاں جو اس کا ترک بوجہ انکار کرے اسے باطل ولغو جانے وہ ضرور گمراہ و بے فلاح اور مرید شیطان ہے جبکہ انکار مطلق ہو اگر اپنے عصر و مصر میں کسی کو بیعت کے لئے کافی نہ جانے تو اس کا حکم خلاف منشا سے مختلف ہوگا اگر یہ اپنے تکبر کے باعث ہے تو الیس فی جھنم مثوی المتکبرین کیا جہنم میں متکبروں کا ٹھکانہ نہیں اور اگر بلا وجہ شرعی اپنی بدگمانی کے باعث سب کو نااہل جانے تو یہ بھی کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ مفلح نہیں اگر ان میں وہ باتیں ہیں کہ اشتباہ میں ڈالتی ہیں اور یہ بنظر احتیاط بچتا ہے تو الزام نہیں۔

ان من الخرم سوء الظن دع مایریبک الى مالا یریبک

بے شک احتیاط میں داخل ہے برا پہلو بچنے کیلئے سوچ لینا جس بات میں تجھے دغدغہ ہو اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جو بے دغدغہ ہو۔

فلاح احسان

بیعت کی اہمیت وضرورت؟

اوصاف مرشد کامل

راہ سلوک کی باریکیاں وتاریکیاں

بے مرشد خاص، ریاضت ومجاہدہ کرنیوالے کے لئے سخت شرائط

فلاح احسان کا ثبوت قرآن مجید سے

فلاح احسان کے لئے بے شک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ ایصال کی شیخ اتصال اس کے لئے کافی نہیں اور اسکے ہاتھ پر بھی بیعت ارادت ہو بیعت برکت یہاں بس نہیں اس راہ میں وہ شدید باریکیاں وہ سخت تاریکیاں ہیں کہ جب تک کامل اکمل اس راہ کے جملہ نشیب وفراز سے آگاہ وماہر حل نہ کرے حل نہ ہونگی نہ کتب سلوک کا مطالعہ کام دے گا کہ یہ دقائق تقویٰ کی طرح محدود ومعدود نہیں جن کا ضبط کتاب کرسکے۔

الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انفاس الخلائق

اللہ تک راستے اتنے ہیں جتنی تمام مخلوقات کی سانسیں

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ان اللہ لا یتجلی لعبد فی صفتین ولا فی لعبدین

اللہ نہ ایک بندے پر دو صفتوں میں تجلی فرمائے نہ ایک صفت سے دو بندوں پر۔

رواہ فی البحجۃ الشریفۃ وفیہ ثنیا یطول شرحھا

یہ ارشاد مبارک بہجۃ الاسرار شریف میں روایت کیا اور اس میں ایک

استثنا جس کی شرح طویل ہے۔

اور ہر راہ کی دشواریاں باریکیاں گھاٹیاں جدا ہیں جن کو نہ یہ خود سمجھ سکے گا نہ کتاب بتائے گی اور وہ پرانا دشمن مکار پرفن ابلیس لعین ہر وقت ساتھ ہے اگر بتانے والا آنکھیں کھولنے والا ہاتھ پکڑنے والا مدد فرمانے والا ساتھ نہ ہو تو خدا جانے کس کھوہ میں گرائے کس گھاٹی میں ہلاک کرے ممکن کہ سلوک درکنار معاذ اللہ ایمان تک ہاتھ سے جائے جیسا کہ بارہا واقعہ ہو چکا ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ابلیس کے مکر کو رد فرمانا اور اس کا کہنا کہ اے عبدالقادر تمہیں تمہارے علم نے بچالیا ورنہ اسی دھوکے سے میں نے ستر اہل طریق ہلاک کئے ہیں مشہور و معروف کتاب اور کتب ائمہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وغیرہا میں مروی و مسطور۔

اقول حاشا یہ مرشد عام کا عجز نہیں بلکہ اس کے سمجھنے سے سالک کا عجز ہے مرشد عام میں سب کچھ ہے **ما فرطنا فی الکتب من شئی** ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی مگر احکام ظاہر عام لوگ نہیں سمجھ سکتے جس کے سبب عوام کو علما علما کو ائمہ کو رسول کی طرف رجوع فرض ہوئی کہ:

فاسلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے

یہی حکم یہاں بھی ہے اور یہاں اہل الذکر وہ مرشد خاص با اوصاف مذکورہ ہے تو جو اس راہ میں قدم رکھے اور کسی کو پیر نہ بنائے کسی متبدع کسی جاہل کا مرید ہو جو پیر اتصال بھی نہیں ایسے کا مرید ہو جو صرف پیر اتصال ہے قابل ایصال نہیں اور اس کے بھروسے پر یہ راہ طے کرنا چاہیے شیخ ایصال ہی کا مرید ہو مگر خودرائی برتے اس کے احکام پر نہ چلے تو یہ شخص اس فلاح کو نہ پہنچے گا اور اس راہ میں ضرور اس کا پیر شیطان ہوگا جس سے تعجب نہیں کہ اسے اصل فلاح یعنی نفس ایمان سے دور کردے **والعیاذ باللہ رب العلمین** اقول بلکہ اس کا نہ ہونا ہی تعجب ہے یہ نہ سمجھو کہ غلطی پڑیگی تو اسی قدر کہ اس راہ میں بھکے گا یہ فرض نہ تھی کہ اس کے نہ پانے سے اصل فلاح نہ رہے نہیں نہیں عدو لعین تو دشمن ایمان ہے وقت و موقع کا منتظر ہے وہ کرشمے دکھاتا ہے جن سے عقائد ایمانی پر حرف آتا ہے آدمی ایک بات سنے ہوئے ہے اور اب آنکھوں سے اس کے خلاف دیکھے تو کس قدر مشکل ہے کہ اپنے مشاہدے کو غلط

جانے اوراسی اعتقاد پر جمار ہے حالانکہ لیس الخبر کالمعاینہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔پیر کامل چاہیے کہ ان شبہات کوکشف کرے رسالہ مبارک امام قشیری میں ہے:

اعلم ان فی ھذہ الحالۃ قلما یخلوا لمرید فی اوان
خلوتہ فی ابتدا ارادتہ من الوساوس فی الا اعتقاد الی
اخرما افادو جاد علینا بہ رحمۃ الملک الجواد ۔

ثم اقول غالب یہی ہے کہ بے پیر اس راہ کا چلنے والا ان آفتوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اور گرگ ا[illegible] شیطان اسے بے راعی کی بھیڑ پا کر نوالہ کر لیتا ہے اگر چہ ممکن کہ لاکھوں میں ایک ایسا ہو جسے جذب ربانی کفایت و کفالت کرے اور بے توسط پیر اسے مکائد نفس وشیطان سے بچا کر نکال لے جائے اس کے لئے مرشد عام مرشد خاص کا کام کردے گا۔خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مرشد خاص ہونگے کہ بے توسط نبی کوئی وصول ممکن نہیں مگر یہ ہے تو نہایت نادر ہے اور نادر کے لئے حکم نہیں ہوتا۔

ثم اقول بے مرشد خاص اس راہ میں قدم رکھنے والوں میں بڑا خوش نصیب وہ ہے کہ ریاضتیں چلے مجاہدے کرے اور اس پر اصلاح فتح یاب نہ ہو راہ ہی نہ کھلے جس کی دشواریاں پیش آئیں یہ اپنی فلاح تقویٰ پر قائم رہے گا دو شرط سے ایک یہ کہ اس کا مجاہدہ اسے عجب نہ دلائے اپنے آپ کو اوروں سے اچھا نہ سمجھنے لگے ورنہ فلاح تقویٰ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا دوسرے یہ کہ عظیم محنتوں کے بعد محرومی کی تنگدلی اسے کسی عظیم امر میں نہ ڈال دے کہ کوئی کلمہ سخت کہہ بیٹھے یا دل سے منکر ہو جائے کہ اس وقت فلاح درکنار اس کا پیر شیطان ہو جائے گا اور اپنی تقصیر سمجھا اور تذلل وانکسار پر قائم رہا تو اس حکم سے مستثنےٰ رہے گا کہ جب راہ نہ کھلی ہو تو راہ چلا ہی نہیں اور اس کے مثل ہوا جو فلاح تقویٰ پر مقتصر رہا

اقول قرآن مجید کے لطائف نامتناہی ہیں اس سے آیہ کریمہ:

یا یھا الذین امنوا اتقو ا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدو

فی سبیلیه لعلکم تفلحون o المائدہ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی

راہ میں جان لڑاو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

کے مبارک جملوں کا حسن ترتیب واضح ہوا یہ فلاح احسان کی طرف دعوت ہے انہیں کے لئے تقویٰ شرط ہے تو اولاً اس کا حکم فرمایا کہ اتقوا اللہ اب کہ تقویٰ پر قائم ہو کر راہ احسان میں قدم رکھنا چاہیے اور یہ عادتاً بے وسیلہ شیخ ناممکن ہے لہذا دوسرے مرتبہ میں قبل سلوک تلاش پیر کو مقدم فرمایا کہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اس لئے کہ الرفیق ثم الطریق (پہلے ساتھی تلاش کرو پھر راستہ لو) اب کہ سامان مہیا ہو لیا اصل مقصود کا حکم دیا کہ وجاھدو افی سبیل اللہ اس کی راہ میں مجاہدہ کرو لعلکم تفلحون تاکہ فلاح احسان پاؤ

جعلنا اللہ من المفلحین بفضل رحمة بھم انه ھو الروف

الرحیم وصلے اللہ تعالی وٗسلم وبارک علی من به

الصلاح والفلاح وعلی اله وصحبه وابنه وحزبه

اجمعین . امین

اللہ ہمیں فلاح والوں مُں کرے اس رحمت کے فضل سے جو فلاح

والوں پر کی بے شک وہی بڑا مہربان رحم والا ہے اور اللہ درود وسلام و

برکت اتارے ان پر جن کے صدقے میں ہر صلاح وفلاح ہے ان

کے آل اصحاب اور ان کے بیٹے حضور غوث اعظم اور ان کے سب

گروہ پر۔

ثم اقول یہاں سے ظاہر ہوا کہ اس راہ میں فلاح وسیلہ پر موقوف کہ اسے اس پر مرتب فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہاں بے پیر افلاح نہ پائے گا۔ اور جب فلاح نہ پائے گا خاسر ہوگا تو حزب اللہ سے نہ ہوا حزب شیطان سے ہوگا رب عزوجل فرماتا ہے:

الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون

سنتا ہے شیطان ہی کا گروہ خاسر ہے۔

الا ان حزب اللہ ھم المفلحون

سنتا ہے اللہ ہی کا گروہ فلاح والا ہے۔

تو دوسرا جملہ بھی ثابت ہوا کہ بے پیر کا پیر شیطان ہے جس کا بیان ابھی گزرا نسال اللہ العفو والعافیۃ

حاصل تحقیق

بالجملہ حاصل تحقیق یہ چند جملے ہوئے۔

ہر بد مذہب فلاح سے دور ہلاکت میں چور ہے مطلقاً بے پیرا ہے اور ابلیس اس کا پیر اگرچہ بظاہر کسی انسان کا مرید ہو بلکہ خود پیر بنے راہ سلوک میں قدم رکھے یا نہ رکھے ہر طرح **لا یفلح و شیخہ الشیطان** کا مصداق ہے۔

سنی صحیح العقیدہ کہ راہ سلوک میں نہ پڑا اگر فسق کرے تو فلاح پر نہیں مفر پھر بھی نہ بے پیرا ہے نہ اس کا پیر شیطان۔ بلکہ جس شیخ جامع شرائط کا مرید ہوا سکا مرید ہے ورنہ مرشد عام کا۔

یہ اگر تقویٰ کرے تو فلاح پر بھی ہے اور بدستور اپنے شیخ یا مرشد عام کا مرید۔ غرض سنی کہ مضایق سلوک میں نہ پڑا کسی خاص بیعت نہ کرنے سے بے پیرا نہیں ہوتا نہ شیطان کا مرید ہاں فسق کرے تو فلاح پر نہیں اور متقی ہو تو مفلح بھی ہے

اگر مضایق سلوک (مضیق کی جمع: مراد سلوک کی دشوار راہیں) میں بے پیر خاص قدم رکھا اور راہ کھلی ہی نہیں نہ کوئی مرض مثل عجب و انکار پیدا ہوا تو اپنی پہلی حالت پر ہے اس میں کوئی تغیر نہ آیا شیطان اس کا پیر نہ ہوگا اور متقی تھا تو فلاح پر بھی ہے

یہ مرض پیدا ہوئے تو فلاح پر نہ رہا اور بحالت انکار و فساد عقیدہ مرید شیطان بھی ہوگیا

اگر راہ کھلی تو جب تک پیر ایصال کے ہاتھ پر بیعت ارادت نہ رکھتا ہو غالب ہلاک ہے اس بے پیرے کا پیر شیطان ہوگا اگرچہ بظاہر کسی نا قابل پیر یا محض شیخ ایصال کا مرید یا خود شیخ بنتا ہو۔

یا اگر محض جذب ربانی کفالت فرمائے تو ہر بلا دور ہے اور اس کے پیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ یہ وہ تفصیل جمیل و تحقیق جلیل ہے کہ ان اوراق کے سوا کہیں نہ ملے گی بیس برس ہوئے جب بھی یہ سوال ہوا اور ایک مختصر جواب لکھا گیا تھا جس کی تکمیل و تفصیل یہ ہے کہ اس وقت قلب فقیر پر فیض قدیر سے فائض ہوگی۔

والحمد للہ رب العلمین وافضل الصلاۃ و اکمل السلام
علی سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین واللہ سبحنہ
و تعالیٰ اعلم.